REGD: No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۸ وفا ۱۳۴۰ ہش ۸ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۵۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۶ جولائی بوقت ۱۱ بجے دن

کل شام حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند اچھی آگئی

اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

"پاکستان سیٹو اور سنٹو کی رکنیت پر نظر ثانی کر رہا ہے"

"بھارت کے لئے امریکی امداد میں اضافہ پاکستان کیلئے خطرہ کا موجب ہے" صدر ایوب کا اعلان

کراچی ۷ جولائی۔ صدر محمد ایوب خاں نے بتایا ہے کہ پاکستان سیٹو اور سینٹو کی رکنیت کا از سر نو جائزہ لے رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس منطقہ کے بارے میں امریکہ کی پالیسی پاکستان کے لئے تشویشناک اور مایوس کن ہے۔ صدر ایوب نے کہا کہ بھارت کو امریکی امداد میں اضافہ پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرے کا موجب ہے۔ کیونکہ اس سے بھارت اور پاکستان کے درمیان بہتر تعلقات کی امید مجروح ہوتی ہے۔ اور جب تک بھارت اور پاکستان میں مفاہمت نہیں ہو جاتی۔ کمیونسٹ خطرے کے مقابلے میں برصغیر ناقابل دفاع رہے گا۔ اور اس پر حملے کا اندیشہ موجود رہے گا۔

صدر ایوب نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے خاص نمائندے سے اپنی ملاقات میں اس امر کی وضاحت کی کہ میں صدر کینیڈی اور دوسرے امریکی لیڈروں سے کھری کھری باتیں کرونگا۔ اور انہیں امریکہ کی بھارت نواز پالیسی کے بارے میں اپنے نظریات اور تاثرات سے آگاہ کرونگا۔ صدر ایوب نے اس پالیسی کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے۔ آپ نے کہا اس کے پس پشت آخر کیا مصلحت ہے کہ امریکہ اپنے اچھے دوستوں کو ایسے لوگوں کی خاطر چھوڑ رہا ہے۔ جو ممکن ہے اس کے اچھے دوست ثابت نہ ہوں۔

صدر ایوب آج بروز جمعہ کراچی سے لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ تین دن قیام کریں گے اپنے اس قیام کے دوران صدر ایوب برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن سے مذاکرات کریں گے۔ اور ۱۰ جولائی کو واشنگٹن پہنچ جائیں گے۔

صدر ایوب نے کہا کہ امریکہ کے خلاف پاکستان کے جذبات غصہ سے زیادہ مایوسی کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ امریکہ بھارت کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ مدد اقتصادی اور فوجی لحاظ سے بھارت کو پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ بننے کا موقعہ بھی دیتی ہے۔ بھارت کی فوجی قوت ہم سے ۳ گنا زیادہ ہے۔ اگرچہ بھارت کو چین سے خطرہ ہے۔ لیکن اس کی ۸۰ فیصد فوج ہمارے مقابل صف آرا ہے۔ صدر ایوب نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ امریکہ اپنے فوجی امداد کے قانون کو نرم کر دیگا۔ چنانچہ ہر ملک اسلحہ حاصل کر سکے گا۔ جن میں بھارت بھی شامل ہوگا۔ آپ نے کہا کہ بھارت امریکی اقتصادی امداد کو فوج میں تبدیل کر لیتا ہے۔

پاکستان میں تیل کی تلاش کیلئے عنقریب کارپوریشن قائم کر دیجائیگی

روسی ماہرین اکتوبر میں تیل کی تلاش کا کام شروع کر دیں گے

راولپنڈی ۷ جولائی۔ وزیر ایندھن، بجلی اور قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل یہاں بتایا۔ کہ تیل اور گیس کی تلاش کی کوششوں میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے عنقریب ایک کارپوریشن مقرر کی جائے گی جس کا نام آئل اینڈ گیس کارپوریشن ہوگا۔

روسی ٹیم نے کل صبح مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے ملاقات کی۔ چھ افراد پر مشتمل یہ ٹیم کل شام یہاں پہنچی تھی۔ وزیر موصوف نے کہا تیل کی تلاش کا کام فوراً شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ جس پر روسی ٹیم کے لیڈر نے یقین دلایا کہ ان کی ٹیم اکتوبر ۱۹۶۱ء میں کام شروع کر دیگی۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ — مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر ذیا بیطس و اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ اسی طرح ان کی نانی صاحبہ محترمہ بھی بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

درخواستِ دعا

مکرم عبد اللطیف صاحب تنکوہی پیر کا کوٹ لاہور نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب نیو وے ڈرائی کلینرز کراچی ۳ ہفتہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

اعلانِ نکاح

سید محمد اکرم شاہ صاحب انفارمیشن آفیسر محکمہ تعلقات عامہ مغربی پاکستان لاہور کا نکاح نعیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے ۵ جولائی ۱۹۶۱ء کو بمقام نخلہ پڑھا۔ نکاح کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

سکول کی کامیاب طالبات کا تناسب بورڈ کے مجموعی تناسب سے زیادہ

فیروزہ فائزہ ۷۰۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں اول آئیں

ربوہ — نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طرف سے امسال ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحان میٹرک میں ۶۸ طالبات شریک ہوئی تھیں ان میں سے ۳۷ طالبات کامیاب ہوئیں۔ اس طرح نتیجہ کی اوسط ۵۴ء۴ فیصدی جو بورڈ کی مجموعی اوسط سے ۳ فیصد سے کچھ زیادہ ہے۔ سکول کی کامیاب طالبات میں سے ۴ نے فرسٹ ڈویژن اور ۱۸ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا۔ باقی پندرہ طالبات تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی پوتی عزیزہ فیروزہ فائزہ بنت مکرم جنید ہاشمی صاحب ۷۷۰ نمبر حاصل کر کے سکول میں اول آئیں۔

(تفصیلی نتیجہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ جولائی ۶۱ء

سلسلہ بیعت اسلام میں ایک عظیم ادارہ ہے

ہم اپنے ایک سابقہ اداریہ میں بیان کر چکے ہیں کہ اسلام میں بیعت کا طریق کس قدر نہایت کامیاب رہا ہے۔ بیعت عقبہ۔ بیعت رضوان وغیرہ خاص وقت سے تعلق رکھتی ہیں اور اگر یہ بیعتیں نہ ہوتیں تو یقیناً مسلمانوں کے دلوں میں وہ جوش و خروش پیدا نہ ہوتا۔ جو ہوا اور جس کی وجہ سے صدر اوّل کے مسلمانوں نے کفر کے حملوں کے مونہہ پھیر دئے اور نتیجہ میں تمام دنیا کی سیادت کا انعام حاصل کیا۔

ہم نے بیان کیا تھا کہ ان درویشوں اور بزرگوں نے جنہوں نے دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑ دئے تھے بیعت کے ذریعہ ہی یہ کام سرانجام دیا تھا اس لئے بیعت کا سلسلہ ایک نہایت اہم ادارہ ہے اور اسلام نے اس سے ہمیشہ بڑے بڑے فوائد حاصل کئے ہیں۔

یہ سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں ہر دینی جماعت میں چلا آیا ہے۔ عیسائیوں میں بپتسمہ اور ہندوؤں میں جنئو پہنانے کی رسم دراصل اسی کی مختلف صورتیں ہیں اسکے ذریعہ انسان اپنی پچھلی زندگی کو ملیامیٹ کرکے نئی زندگی پاتا ہے وہ توبہ کے دروازہ سے داخل ہو کر نیکی اور محبت کے محل میں داخل ہوتا ہے۔ زندگی کا پرانا لباس اتار کر پھینک دیتا ہے اور نیا لباس زیب تن کرتا ہے۔ اس طرح توبہ ایک عظیم نعمت ہے اور بیعت کا ایک عظیم سلسلہ ہے جو آغاز ہی سے چلا آیا ہے اور جس کو مختلف طریقوں سے تمام ادیان زیر عمل لاتے رہے ہیں۔

اس طرح بیعت کے ساتھ سچی توبہ لازم ملزوم ہیں بلکہ جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا ہے بیعت ایک چھلکا ہے اور سچی توبہ اس کا مغز ہے جب انسان سچی توبہ کرکے بیعت کرتا ہے تو اس کی زندگی کا تمام ماحول اور نقطہ نگاہ تبدیل ہو جاتا ہے وہ ان باتوں کو چھوڑ دیتا ہے جن میں وہ پہلے آلودہ ہوتا ہے اس کے سامنے ایک نیا راستہ ظہور پذیر ہوتا ہے جو خاردار جھاڑیوں اور خطرناک غاروں اور بے آب و گیاہ ریگ زاروں دشوار گزار پہاڑوں اور اتھاہ سمندروں سے پٹا ہوتا ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”یقیناً سمجھو۔ اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ جو حق کے قرائن اور دلائل دیکھ کر نہیں مانتا اور حسن ظن اور صبر سے کام نہیں لیتا اور تلاش رد میں رہتا ہے عمدہ سے عمدہ نشان اور قوی سے قوی دلائل اسکے پاس آجاتے ہیں مگر وہ انکو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ رد کی فکر میں لگ جاتا ہے۔ تو اس کو ڈرنا چاہیئے کہ یہ اشقیاء والی عادت ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اس جماعت نے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا اور مامور من اللہ کی آواز ان کے کان میں پہنچی۔ وہ مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور فکر معکوس اور بخل اور بیجا عداوت کی وجہ سے اس کی تردید کی فکر میں لگ گئے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی۔ انسان چونکہ ترقی کرتا ہے۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ آخر بڑے بڑے مقابلوں اور ناپاک منصوبوں تک نوبت پہنچ کر ہلاکت کی گھڑی آجاتی ہے۔

ایسا ہی حال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا۔ ایک گروہ نے ایمان میں وہ ترقی کی کہ بکریوں کی طرح خدا کے حکم پا کر ذبح ہو گئے۔ اور کچھ پرواہ نہیں کی کہ بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ ان کو کچھ ایسی شراب محبت پلائی کہ لاپرواہ ہو کر جانیں دیدیں۔ یہ تصرف اس نظارہ کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح پر انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔

یہ مت خیال کرو کہ صرف بیعت کر لینے سے ہی خدا راضی ہو جاتا ہے یہ تو صرف پوست ہے۔ مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں۔ اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ ہاں ایک دو منٹ تک کسی بچے کے کھیل کا ذریعہ ہو تو ہو۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے اگر وہ ان دونو باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذراسی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

اسی طرح جو بیعت اور ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں۔ موت کس وقت آ جاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوےٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو۔ اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے۔ اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے۔ وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۶-۱۶۷)

چاہیئے کہ ہر بیعت کنندہ احمدی حضور اقدس علیہ السلام کے ان الفاظ پر بار بار سوچے اور اپنا جائزہ لے اور دیکھے کہ کیا وہ بیعت کا صحیح مفہوم سمجھتا ہے اور بیعت کے جو تقاضے ہیں ان کو پورا کر رہا ہے۔

بعض دانشمند کہتے ہیں کہ کسی شخصیت کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑنے کا کیا فائدہ ہے۔ اسی خیال سے اکثر یورپین اور ہندو منظم مذہب کے خلاف ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ جب ہمارے پاس عقل ہے تو پھر ہمیں کسی راہنما کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن وہ تاریخ سے نابلد ہیں اگر وہ انسان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ان کو معلوم ہوگا کہ انسانوں میں اخلاقی یا اور قسم کی ترقی محض فلسفہ دانی اور عقلمندی سے پیدا نہیں ہوئی بلکہ وہ دیکھیں گے کہ ہر تحریک کے پیچھے ایک یا زیادہ ایسی شخصیتیں موجود ہوتی ہیں جنہوں نے اقوام کی ذہنیت بدل

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

اس دَور کا بشر

اِس دَور کے بشر کی ہے یہ زندگی کا حال
ظاہر بھی پائمال ہے باطن بھی پائمال

علم و عمل ہے پیکرِ اندیشۂ تضاد
فکر و نگاہ آئینۂ تنگیٔ خیال

جاہ و طلب سے سطح تمنّا پہ زیر و بم
حرص و ہوس سے مزرعِ ہستی ہے پائمال

کچھ دین سے غرض ہے نہ عُقبیٰ سے کوئی کام
خوابیدہ ہے ضمیر تو فطرت میں اختلال

آسودۂ حیات اور آزُردہ و ملُول
وابستۂ حیات۔ مگر زندگی وبال

صد شکر اے خدا کہ ہمیں ایسا غم نہیں
ورنہ یہ زندگی بھی قیامت سے کم نہیں!

عبد السلام اختر
ربوہ

نگران بورڈ کے بعض اصلاحی فیصلہ جات

— رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ ربوہ —

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے گزشتہ مجلس مشاورت میں صدر انجمن احمدیہ اور **مجلس تحریک جدید** اور **مجلس وقف جدید** کے کاموں کی نگرانی کے لئے نیز ان میں باہم رابطہ قائم رکھنے کی غرض سے ایک نگران بورڈ قائم کیا گیا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بورڈ کی منظوری عطا فرما دی تھی چنانچہ اس وقت تک اس بورڈ کے تین اجلاس ہو چکے ہیں۔ پہلا اجلاس ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء کو اور دوسرا اجلاس ۲۸ مئی ۱۹۶۱ء کو اور تیسرا اجلاس ۲ جولائی ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں منعقد ہوا۔ ان اجلاسوں میں دو قسم کے امور پر غور کیا گیا۔ **اوّل حق تلفی** وغیرہ کی شکایتیں جو مختلف کارکنوں اور دیگر اصحاب کی طرف سے موصول ہوئی تھیں۔ **دوسرے** صدر انجمن احمدیہ یا مجلس تحریک جدید یا مجلس وقف جدید کے کاموں کے متعلق جو مختلف **اصولی اور اصلاحی تجاویز** دوستوں کی طرف سے موصول ہوئیں یا ممبران نگران بورڈ کے اپنے خیال میں بوقت اجلاس آئیں۔ سو ذیل میں بعض موخر الذکر اصلاحی تجاویز کے متعلق گزشتہ تین اجلاسوں میں جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ انہیں احباب جماعت کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اجلاس ۲۳ اپریل ۱۹۶۱ء

(۱) فیصلہ کیا گیا کہ یہ ضروری ہوگا کہ اگر کسی کی طرف سے کسی ادارے کے متعلق کسی نقص کی طرف توجہ دلائی گئی ہو۔ تو عام حالات میں اس پر غور کرنے سے قبل محکمہ متعلقہ سے اس معاملہ میں رپورٹ حاصل کی جائے بلکہ عام حالات میں یہ ضروری ہے کہ بورڈ کی طرف سے یہ ہدایت جاری ہو کہ اگر کسی کو کسی ادارے کے کسی کام میں کوئی نقص نظر آئے۔ یا اس کے متعلق اسے کوئی شکایت ہو۔ تو وہ بورڈ میں شکایت کرنے کی بجائے محکمہ متعلقہ کو اس نقص کی طرف توجہ دلائے اور اگر چاہے تو اس کی ایک نقل صدر مجلس متعلقہ (یعنی صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پریذیڈنٹ صاحب تحریک جدید۔ صدر صاحب مجلس وقف جدید) کو بھی بھجوا دے۔ تاکہ ان کے علم میں بھی یہ بات آ جائے۔ دفتری اور انتظامی پہلو کے لحاظ سے (نہ کہ قضائی معاملات میں) محکمہ قضا بھی صدر انجمن احمدیہ سے متعلق سمجھا جائے گا۔ اور اس کے متعلق بھی وہی طریق کار ہوگا۔ جو اوپر مذکور ہے۔

اجلاس مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۶۱ء

(۱) فیصلہ کیا گیا کہ جماعتوں میں تحریک کی جائے (اور یہ کام ناظر صاحب اصلاح و ارشاد سرانجام دیں) کہ مساجد احمدیہ کی برکات اور استفادہ کو صرف پانچ وقت کی نمازوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ مرکزی اور بیرونی مساجد میں بھی علمی ترقی اور روحانی اور اخلاقی تربیت کی غرض سے جہاں تک ممکن ہو اور مقامی حالات اجازت دیں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ خصوصاً درس **قرآن مجید** اور **احادیث رسول** صلے اللہ علیہ وسلم اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلسلہ حتی الوسع ہر احمدیہ مسجد میں جاری کیا جانا چاہیئے۔

(۲) جو مبلغین تحریک جدید رخصت پر بیرون ممالک سے مرکز میں واپس آتے ہیں۔ اگر رخصت گزارنے کے بعد وہ پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کے حصول کی انتظار میں کچھ وقت بے کار رہیں۔ (جیسا کہ بعض اوقات ہوتا ہے) تو ایسے مبلغوں کو ان کی بے کاری کے زمانہ میں اگر ان کے لئے تحریک جدید میں کام نہ ہو۔ تو صیغہ اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ یا صیغہ وقف جدید کی طرف عارضی طور پر منتقل کر کے ان سے مفید کام لیا جائے۔ اس عرصہ میں وہ تنخواہ بدستور تحریک جدید سے لیں گے مگر سفر خرچ وغیرہ وہ صیغہ ادا کرے گا۔ جس کی طرف وہ عارضی طور پر منتقل ہوں گے۔

(۳) تجویز کی گئی کہ چونکہ معلوم ہوا ہے کہ میاں غلام محمد صاحب اختر کے سپرد اس وقت بہت سے صیغے ہیں یعنی:۔

الف نظارت دیوان

ب۔ نظارت تجارت

ج۔ نظارت زراعت

د۔ نظارت علیا ثانی

اور یہ سارے کام اگر کما حقہ کئے جائیں تو ایک افسر کی طاقت سے زیادہ ہیں۔ اس لئے صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بورڈ کی طرف سے لکھا جائے کہ کام کو بہتر صورت دینے کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ اختر صاحب سے نظارت علیا اور نظارت زراعت کا کام لے لیا جائے۔ اور صرف باقی دو صیغے ان کے پاس رہیں۔

(۴) نظارت اصلاح و ارشاد کو توجہ دلائی جائے۔ کہ بعض بیرونی رپورٹوں سے پتہ لگتا ہے کہ بعض کمزور طبیعت کی احمدی مستورات میں اسلامی تعلیم کے خلاف بے پردگی کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس کے لئے بار بار پردے کے مسائل کو الفضل و دیگر اخبارات اور رسائل وغیرہ کے ذریعہ تکرار کے ساتھ واضح کر کے اصلاح کرائی جائے۔

اسی تعلق میں یہ بھی فیصلہ ہوا کہ نظارت امور عامہ کو لکھا جائے۔ کہ اگر کسی احمدی خاتون کے متعلق یہ ثابت ہو کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق پردہ نہیں کرتی، تو انہیں سمجھانے اور ہوشیار کرنے کے بعد ان کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔ ایسا ہی اگر یہ معلوم ہو کہ کوئی احمدی والد یا احمدی خاوند اپنی بچیوں اور بیوی کو پردہ نہیں کراتا۔ یا اس معاملہ میں اصلاحی قدم نہیں اٹھاتا۔ تو ایک دفعہ ہوشیار کرنے کے بعد اس کے متعلق بھی مناسب کارروائی کی جائے۔

(۵) صدر انجمن احمدیہ کو تاکیدی توجہ دلائی جائے کہ بنگال کی جماعت دور کے علاقہ کی جماعت ہونے کی وجہ سے اصلاح و ارشاد اور **تربیت** کے لحاظ سے زیادہ توجہ کی مستحق ہے۔ اس لئے کوشش کی جائے کہ بنگال میں مزید مربی مقرر ہوں۔ نیز سال میں کم از کم دو دفعہ دو علماء کا وفد بنگال بھیجا جائے جو ایک وقت میں ایک مہینہ تک بنگال کی مختلف جماعتوں کا دورہ کر کے بیداری پیدا کرے۔

اجلاس مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۱ء

(۱) محسوس کیا گیا ہے کہ امور عامہ کے شعبہ رشتہ ناطہ میں بڑی اصلاح اور توجہ کی ضرورت ہے اس کی وجہ سے جماعت کے ایک طبقہ میں بے چینی اور تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو لکھا جائے کہ اس کے لئے کوئی زیادہ مناسب اور موزوں شخص جو اس کام کی زیادہ اہلیت رکھتا ہو مقرر فرمائیں۔

(۲) دوران اجلاس میں یہ تجویز کی گئی کہ اگر خدانخواستہ کسی جگہ دو احمدی فریقوں میں جھگڑا ہو۔ تو امیر کو ایسی صورت میں بالکل غیر جانبدار رہنا چاہیئے۔ اور وہ کسی فریق کی طرف داری نہ کرے۔ بلکہ حالات کا جائزہ لے کر مناسب صورت میں اصلاح کی کوشش کرے۔

(۳) تجویز ہوئی کہ صدر انجمن احمدیہ اور مجلس تحریک جدید کے صیغہ جات کا گاہے گاہے حسابی آڈٹ کے علاوہ کارکردگی کے لحاظ سے بھی معائنہ ہوتا رہنا چاہیئے۔ جو صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ اور ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے صیغوں کے متعلق اور وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید کے صیغوں کے متعلق کیا کریں۔ اور حتی الوسع کوشش کی جائے کہ کم از کم تین ماہ میں ایک بار ہر صیغہ کا معائنہ ہو جائے۔

(۴) لاہور کے مختلف کالجوں میں اس وقت بڑی بھاری تعداد احمدی طلباء کی موجود رہتی ہے۔ جو بعض صورتوں میں مختلف کالجوں کے ہوسٹلوں میں اور بعض صورتوں میں پرائیویٹ گھروں میں رہائش رکھتے ہیں۔ اور انہیں وہ اخلاقی اور دینی ماحول میسر نہیں آتا۔ جو نوجوانی کی عمر میں احمدی نوجوانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لئے صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ کو لکھا جائے۔ کہ وہ اس معاملہ میں ابتدائی سروے کرا کے اور خرچ اور انتظامی پہلوؤں پر غور کر کے اگر ممکن ہو تو لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کے اجراء کے لئے آئندہ مجلس مشاورت میں یہ معاملہ پیش کریں۔

(۵) اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ ربوہ کے مقیم لوگوں کے لئے عموماً اور مہمانوں کے لئے خصوصاً مسجد مبارک ربوہ میں عصر کی نماز کے بعد روزانہ (باستثناء جمعہ کے) قرآن مجید کے ایک رکوع کا باقاعدہ درس ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے فی الحال مولوی جلال الدین صاحب شمس کو مقرر کیا جاتے۔ اور ان کی غیر حاضری میں کوئی اور مناسب عالم یہ درس دیا کریں۔ تاکہ قرآن کا درس بغیر ناغہ کے جاری رہے۔ اور یہ درس ربوہ کی زندگی کا ایک اہم اور دلکش پہلو بن جائے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

صدر نگران بورڈ ربوہ ۵/۷/۶۱

مجلس انصار اللہ کے زعیم، زعیم اعلیٰ بھی مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے رکن ہونگے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے (بحوالہ ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۴۴/عم ۱/۷/۶۱) اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر مقام پر زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ بھی قائد خدام الاحمدیہ کی طرح مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مجلس عاملہ کا رکن ہوگا۔

اس سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے (بحوالہ ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۴۴/عم ۹/۵/۶۱) اعلان کیا جا چکا ہے کہ حلقہ کی مجلس انصار اللہ کا زعیم بھی اس حلقہ کے صدر کی مجلس عاملہ کا رکن ہوگا۔

خاکسار محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

چھ سو (۶۰۰) میل کا تبلیغی سفر ملاقاتیں اور لٹریچر کی اشاعت ۔ پادریوں کا احمدی مبلغ سے گفتگو کرنے سے انکار

رپورٹ احمدیہ مشن ٹبورا ۔ ٹانگانیکا ۔ بابت ماہ جنوری تا مارچ سنہ ۱۹۶۱ء

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ اسلام بتوسط وکالت تبشیر ۔ ربوہ)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و درازیٔ عمر نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے احباب جماعت کو نئے سال کے شروع میں سات نفلی روزے رکھنے کی تحریک کی ۔ چنانچہ تمام احمدی عورتوں اور مردوں نے نفلی روزے رکھے اور دعائیں کیں ۔

خدام الاحمدیہ ٹبورا اور نفصا ٹانگا کے اجلاسوں میں عہدیداران کا انتخاب کرایا ۔ لجنہ اماء اللہ ٹبورا کا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ ہوتا رہا ۔ ان اجلاسوں کے علاوہ درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع کیا گیا ۔ ہفتہ میں چھ دن نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد درس حدیث دیتا رہا ۔ ایک خطبہ جمعہ جماعت ٹانگا میں اور باقی خطبات ٹبورا میں پڑھے ۔ عموماً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات اور تقاریر سے ترجمہ کر کے سناتا رہا ۔ رمضان المبارک میں نماز عصر اور مغرب کے درمیان روزانہ مسجد میں سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا درس دیتا رہا ۔ اور نماز عشاء کے بعد عموماً نماز تراویح بھی پڑھاتا رہا ۔ آخری عشرہ میں رمضان میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق نصیب ہوئی ۔ دوسرے دوستوں کو بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی تحریک کی ۔

لٹریچر

قریباً ۲۲۰ شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا ۔

لائبریری

۴۷ کتب احمدیہ بک لائبریری سے مختلف احمدی اور غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دیں ۔

دفتری کام

مشن کی ڈاک کا جواب دیتا رہا ۔ کُل ۷۵ خطوط لکھے اور سو افراد کو بذریعہ ڈاک مفت لٹریچر ارسال کیا ۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نے خرچ ڈاک اپنی گرہ سے ادا کیا ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

عید الفطر کے دن ٹبورا سیکنڈری سکول کے ۲۰ طلبہ کو ٹی پارٹی پر مدعو کیا ۔ ہمارے احمدی بھائی چیف محمد کلوفیا صاحب اور ان کے دوست عیسائی چیف شومی صاحب جیاندا دار السلام میں ٹانگانیکا کے ... کی تقریب پر مدعو تھے ۔ انہیں دار السلام جاتے ہوئے اور دار السلام سے واپسی پر بعض دوسرے احمدی دوستوں کے ساتھ ریلوے سٹیشن پر الوداع کیا ۔

پرائمری سکول کے لئے درخواست

عاجز جب اکتوبر سنہ ۱۹۵۹ء میں ٹبورا (ٹانگانیکا) سے یوگنڈا مشن کا انچارج بنا کر جنجہ بھیجا گیا تو عاجز کی غیر حاضری میں پادریوں نے اسی جگہ سکول کھول دیا جس جگہ پر سکول کھولنے کے لئے عاجز نے سنہ ۱۹۵۶ء سے درخواست دے رکھی تھی لیکن مختلف بہانوں سے ہمیں ٹالا جاتا تھا ۔ جب عاجز ۲۴ جنوری سنہ ۶۱ء کو دوبارہ ٹبورا متعین کیا گیا تو حکام متعلقہ سے اس سلسلہ میں بات چیت شروع کی اور اس بات پر سخت احتجاج کیا کہ جس جگہ ہمیں بار بار درخواست اور کوشش کے باوجود سکول کھولنے کی اجازت نہ ملی تھی ۔ وہاں پادریوں کو فوراً سکول کھولنے کی اجازت دے دی گئی ۔ اس خط کی نقول تمام متعلقہ حکام اور لیجسلیٹو کے ممبران حلقہ ٹبورا کو بھجوائی گئیں جس پر ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے جواب دیا کہ آئندہ آپ اگر سکول کے لئے درخواست کریں گے تو مدد کی جائے گی ۔ نیز پراونشل ایجوکیشن افسر صاحب نے کہا کہ احمدیہ مشن کو کسی جگہ سکول کھولنے کی اجازت دے دی جائے گی ۔

ملاقاتیں

ضلع سیانڈا کے ڈسٹرکٹ سیکرٹری مسٹر پال کو مل کر تبلیغی لٹریچر پیش کیا ۔ ایک عیسائی چیف مسٹر متوبوے کو لٹریچر پیش کیا ۔ انہوں نے عاجز کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی ۔ ان کا علاقہ بہت پسماندہ اور بڑی سڑکوں اور ریلوے لائن سے دور ہے اور بس بھی ایک ہی جاتی ہے ۔ راستے میں بہت گھنے جنگلات اور خوفناک جانور ہیں ۔ موقع ملنے پر ان کے علاقہ کے دورہ کا ارادہ ہے ۔

لینڈ آفس نے بعض وجوہ کی بناء پر ہماری مسجد ٹبورا کی لیز کو ۹۹ سال سے گھٹا کر ۳۳ سال کرنے کی کوشش کی تھی اور اس سلسلہ میں ایک خط ٹبورا کونسل کو لکھا ۔ متعلقہ افراد کو مل کر ساری پوزیشن واضح کی ۔ چیف ہارون لگوشہ سابق ڈپٹی سپیکر ٹانگانیکا ۔ چیف موسیٰ زیوٹا ممبر لیجسلیٹو کونسل چیف عبد اللہ سعیدی فنڈیکیرا وزیر قانون ۔ پال بومانی وزیر زراعت ۔ افریقن نیشنل کانگرس کے پبلسٹی سیکرٹری مسٹر F.E. omido اور ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے ضلع اور کمشنری کے عہدیداروں کو مختلف مواقع پر ملا اور لٹریچر پیش کرتا اور تبلیغ کرتا رہا ۔ اور کئی بار پراونشل ایجوکیشن افسر صاحب کو ملا ۔

تبلیغ

قریباً چھ سو میل سفر کر کے ۲۶۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا ۔ قریباً ۱۸۰۰ ٹریکٹ اور اخبارات تقسیم کئے ۔ جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی ان میں عیسائی ۔ یہودی ۔ ہندو اور سکھ سب شامل ہیں ۔ عام طور پر تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کی گئی ۔ ایک دوست بفضلہ تعالےٰ بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ۔ علاوہ اس عاجز کے حلقہ میں نو آنریری افریقن مبلغین اور ایک باقاعدہ معلم مصروف تبلیغ رہے ۔ ٹبورا کے مختلف محلوں کے علاوہ مضافات اور دیہات میں تبلیغ کی گئی ۔

ٹبورا سکول میں طلبہ کی دینیات کلاس کو ہفتہ میں دو بار پڑھایا گیا ۔ عام طور پر روزانہ اور خصوصاً ہفتہ اور اتوار کو دفتر میں تشریف لانے والے زائرین کی خدمت میں لٹریچر پیش کرتا اور ان کے سوالوں کے جواب دیتا رہا ۔

فوج کے کیمپ میں فروخت لٹریچر کی اجازت حاصل کر کے ہر موقعہ پر افریقن معلم کو کیمپ میں بھیجتا رہا ۔

واچ ٹاور سوسائٹی کے ۹ مبلغین قریباً دو ماہ سے ٹبورا میں آئے ہوئے ہیں ۔ ان کے ساتھ وقتاً فوقتاً تبادلۂ خیالات ہوتا رہتا تھا ۔ کئی بار وہ ہمارے دفتر میں بھی تشریف لایا کرتے تھے ۔ ایک روز میں نے ان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں انہیں ان کے ہاں گھر پر ملنا چاہتا ہوں ۔ پہلے تو وہ بڑے گھبرائے لیکن آخر انہوں نے کہا کہ ہم فلاں جگہ اتوار کے روز اڑھائی بجے جمع ہوتے ہیں چنانچہ مقررہ دن پر عاجز تین افریقن احمدیوں کی معیت میں اس جگہ پہنچا ۔ ہمیں ہال کمرہ کے اندر بلایا گیا اور ایک طرف بٹھایا گیا ۔ کمرہ میں دس بارہ افراد تھے جن میں نصف سے زیادہ پادری تھے ایک صاحب کچھ درس دے رہے تھے اور عیسائیت کی اخلاقی تعلیم بیان کر رہے تھے ۔ ہم سے باری باری سوالات پوچھتے رہے ۔ باقی حاضرین کی طرح ہم نے بھی جواب دیئے ۔ یہ سلسلہ قریباً چار بجے تک جاری رہا ۔ پھر کلاس ختم کر کے عیسائی مبلغین جانے لگے اس پر ہم نے کہا کہ آپ میں سے فلاں فلاں پادریوں نے ہمیں بلایا تھا ۔ اب ہم ڈیڑھ گھنٹہ سے آپ کی کارروائی ختم ہونے کے انتظار میں تھے لیکن آپ نے مجلس برخواست کر دی ۔ ہمیں دعوت دینے والے خاموش کھڑے تھے ۔ دوسرے پادریوں نے کہا کہ افسوس ہمیں اطلاع نہیں دی گئی تھی ۔ آخر انہوں نے یقین دلایا کہ وہ ہمیں فیصلہ کر کے اطلاع دیں گے کہ کب اور کہاں گفتگو ہوگی ۔ قریباً ایک ماہ بعد ہمارے قائد صاحب خدام الاحمدیہ نے ان پادریوں کے لیڈر سے دریافت کیا کہ آپ نے کب ہمیں وقت دینے کا فیصلہ کیا ہے ؟ تو انہوں نے کہا ہم مجلس میں بات کریں گے ایک ایک کر کے آپ ہمارے ہاں جب چاہیں تشریف لائیں ۔ لیکن اس پنجابی مبلغ (یعنی یہ عاجز) کو ساتھ نہ لائیں ۔ قائد صاحب نے انہیں کہا دینی گفتگو چھپ چھپ کر نا درست نہیں ہے لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ وہ وقت نہیں دے سکتے ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۔

"اللہ تعالیٰ کی نوکری اور جامعہ احمدیہ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"سات آٹھ دن ہوئے ہیں ۔ بعض بچوں نے جب پرائمری پاس کی تو وہ آپس میں آئندہ پڑھائی کے متعلق باتیں کر رہے تھے ۔ میں نے اس خیال سے کہ ان کے دل کے ارادہ کا جائزہ لوں ایک چھوٹے بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا ۔ انگریز کی نوکری اچھی ہے یا خدا تعالیٰ کی ؟ وہ کہنے لگا خدا کی ۔ میں نے کہا اگر خدا تعالےٰ کی نوکری اچھی ہے تو وہ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے مل سکتی ہے ۔"

(اقتباس خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ مارچ سنہ ۳۶ء از الفضل ۴ اپریل سنہ ۱۹۳۶ء)

اس وقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور نتیجہ نکل چکا ہے ۔ وہ اور ان کے والدین ان کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہوں گے ۔ یہ وقت ہے کہ احباب جماعت اپنے آقا کی نصیحت پر کان دھریں اور اپنے بچوں کو اللہ تعالےٰ کی نوکری کی راہ دکھائیں جو سب نوکریوں سے بہتر ہے ۔

(وکیل التعلیم ۔ ربوہ)

آہ میری طاہرہ ذکیہ

از محترمہ بیگم صاحبہ میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

میری پیاری بچی طاہرہ ذکیہ تین سال کی طویل علالت کے بعد ۱۰ جون کو رات کے ۹ بجے ۲۸ سال کی عمر میں ہمیں غمگین چھوڑ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس چلی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یوں تو دنیا میں کسے موت نہیں آتی اور کس کی وفات پر افسوس نہیں ہوتا۔ لیکن یہ سانحہ ارتحال کچھ اس قسم کے حالات میں ہوا ہے کہ اس پر ہر دل افسردہ اور ہر آنکھ آنسو بہاتی ہے۔ القلب یحزن والعین تدمع ولا نقول الا بما یرضی به ربنا۔ وفات حسرت آیات کے وقت مرحومہ کے مشفق باپ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب اور ہمدرد شوہر ڈاکٹر ساجد اور پیارے بھائی طاہر احمد اور عباس احمد میں سے کوئی بھی پاس موجود نہ تھا۔ بلکہ وطن سے ہزاروں میل دور انگلستان اور کینیڈا میں تھے وفات سے صرف دو ہفتے قبل مکرم میاں صاحب ڈاکٹروں کے زور دینے پر مجبوراً آنکھوں کے اپریشن کے لئے انگلستان جا چکے تھے۔ جانے سے قبل طاہرہ کی حالت نسبتاً اچھی تھی۔ کم از کم یہ وہم و گمان نہ تھا کہ وہ اپنے پیارے ابا کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خدا کے پاس اتنی جلدی چلی جائے گی اور پھر نہ مل سکے گی۔ اور نہ ہی مکرم میاں صاحب کے خواب و خیال میں تھا کہ وہ اپنی طاہرہ کو دنیا میں پھر نہ دیکھ سکیں گے مگر ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

مرحومہ کی وفات پر جب اطلاع دینے کا سوال پیدا ہوا تو مقامی جماعت نے مکرم میاں صاحب کی آنکھوں کے اپریشن کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا کہ انہیں اطلاع نہ دی جائے۔ اس لئے مکمل خاموشی اختیار کی گئی۔ مگر عملاً ایسا نہ ہو سکا از حد محبت کرنے والا باپ جسے اپنی بیماری سے کہیں زیادہ اپنی پیاری بیٹی کا فکر تھا جو ایک لمحہ بھی اس سے آگاہ رہے بغیر نہ رہ سکتا اور بے چینی سے اس کے متعلق خطوط کا انتظار کرتا تھا اور رات دن بڑے کرب و اضطراب کے ساتھ دعائیں کر رہا تھا۔ وہ بھلا کیسے خطوط نہ ملنے پر چین سے بیٹھ سکتا تھا وہ مکمل خاموشی دیکھ کر ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا اور بے چینی اور بیقراری کی وجہ سے اس کی نیند اڑ گئی اور وہ بار بار پوچھنے لگا۔ میری طاہرہ کا کیا حال ہے؟ ڈاکٹروں نے جب دوہرا نقصان ہوتے دیکھا تو اس سانحہ جانکاہ سے مجبوراً آگاہ کر دیا اللہ تعالیٰ مکرم میاں صاحب کو صبر جمیل کی طاقت دے۔ آمین۔

اُدھر کینیڈا اور ڈاکٹر ساجد اور ڈاکٹر طاہر اور عزیز عباس یہ افسوسناک خبر معلوم کر کے مارے غم کے نڈھال ہو گئے۔ ان کو بیماری کی تشخیص کی وجہ سے اطمینان تھا اور قوی امید تھی کہ طاہرہ ضرور صحتیاب ہو جائے گی۔ وہ تو اسے کینیڈا لے جانے کے انتظامات میں مصروف تھے اس کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کر کے کامیابی بھی حاصل کر لی تھی۔ لیکن یہ واقعہ کس قدر حسرتناک ہے کہ اُدھر مرحومہ کو کینیڈا لے جانے کے انتظامات کے مکمل ہونے کی اطلاع موصول ہوئی اور اِدھر اللہ میاں کی طرف سے طاہرہ کو بلاوا آ گیا ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ کے علاج میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی گئی تھی۔ تمام ڈاکٹروں خصوصاً سینٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی کے ڈاکٹر حفیظ اختر اور ان کے عملہ نے بڑی محنت توجہ اور ہمدردی سے علاج کیا۔ جماعت مقامی نے بھی بے حد محبت کا سلوک کیا اور ہر قسم کا تعاون کیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ مگر باوجود انتہائی کوشش کے کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ عزیزہ کا اس دنیا میں وقت پورا ہو چکا تھا۔ سچ ہے تقتلنا المنون بلا قتال۔ جب بھی موت آتی ہے تو بلا مقابلہ ہم پر غالب آ جاتی ہے اس وقت کوئی حربہ کارگر نہیں ہوتا۔

مرحومہ کی یادگار ساڑھے تین سالہ بچہ فرید ساجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے اور اقبال والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔ اس بچے نے اپنی امی کی وفات کا سب سے زیادہ اثر لیا ہے۔ اس کا ننھا سا دل گھبرا گیا ہے اس کا معصوم سا چہرہ مرجھا گیا ہے۔ اس کی معصومیت اور بے چارگی دیکھ کر دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا حافظ و ناصر رہے اور اسکے ننھے سے دل کو تسلی عطا کرے۔ آمین

مرحومہ بڑی نیک اور پسندیدہ اطوار اخلاق کی مالک تھی۔ بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر رحم اس کی عادت تھی۔ باوجود لمبی بیماری کے وہ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتی اس کو عزت و احترام سے بٹھاتی اور گفتگو کرتی اور خاطر تواضع کا خاص خیال رکھتی۔ امیر و غریب کا امتیاز کئے بغیر ہر ایک سے اس کا یہی سلوک تھا۔ یہی وجہ ہے کہ لجنہ راولپنڈی کی ہر رکن یہ سمجھتی تھی کہ طاہرہ کو میرے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ مرحومہ غریبوں سے تو بہت ہی محبت کرتی اور ان کے جذبات کا خیال رکھتی تھی۔ ایک موقعہ پر کسی چندہ کی تحریک کے سلسلہ میں میں یہ کہہ بیٹھی کہ غریب عورتیں ہی مجھے گھیرے رکھتی ہیں امیر عورتیں چندہ کے لئے کیوں آگے نہیں آتیں۔ میرے اس فقرہ پر طاہرہ چونک اٹھی۔ اس نے بڑے ادب سے کہا کہ اماں جان! اسلام غریبوں کا ہی ہے بلکہ بدأ الاسلام غریباً وسیعود غریباً۔ یہ سنتے ہی تاریخ اسلام کی ابتداء میری آنکھوں کے سامنے آ گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ میرے سامنے آ گیا۔ لمبی اور تکلیف دہ بیماری کے باوجود ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملتی تھی۔ حالانکہ اس قسم کے مریض کی طبیعت میں عموماً چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے صبر و استقلال کا دامن چھوٹ جایا کرتا ہے۔ مگر طاہرہ بڑی ہی حوصلہ والی اور صابرہ ثابت ہوئی۔ وہ بیمار پرسی کرنے والوں کو اپنی صحت کا یقین دلاتی۔ چار سال کے طویل عرصے میں اس کی زبان سے کوئی نازیبا کلمہ نہ نکلا۔ اس نے کمال صبر سے بیماری کی تکالیف کو برداشت کیا۔ سخت قسم کی بے شمار دوائیاں استعمال کیں۔ ہزاروں انجکشن لئے کئی دفعہ خون لگانے کیلئے دیا۔ کمزوری اس قدر رہ چکی تھی کہ خون لینے والے کئی کئی بار کوشش کرتے تھے اس منظر کو دیکھنے والے بیہوش ہو جاتے تھے۔ مگر طاہرہ تھی کہ اُف تک نہ کرتی تھی۔ اس نے بڑی تکلیف برداشت کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لمبی بیماری کے طفیل ہی بخش دے اور آخرت میں آرام و سکون کی زندگی عطا کرے آمین۔

مرحومہ ادیب عالم اور ایف اے کر چکی تھی۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ احمدیت کے متعلق لٹریچر اور اخبار و رسائل کا مطالعہ کرنے اور دینی مسائل یاد رکھنے کا بے حد شوق تھا۔ اپنے خاوند کو عمدہ لٹریچر اصحاب احمد، الفرقان وغیرہ گاہے بگاہے کینیڈا بھجوا دیا کرتی تھی۔ لجنہ کے کاموں سے خاصی دلچسپی تھی۔ کوشش کرتی کہ ہر اجلاس میں اس کی تقریر یا نظم ضرور ہو۔ مرکز کی طرف سے جو امتحان بھی لجنہ کے مقرر ہوتا اس میں تیاری کر کے شامل ہوتی بڑی ذہین بچی تھی۔ ابھی وہ مڈل کی طالبہ تھی کہ بغیر کسی کی مدد و اصلاح لئے لجنہ کے اجلاس کے لئے ایک عمدہ مضمون لکھ کر پڑھا۔ اپنے بھائیوں سے عموماً علمی باتوں پر گفتگو کرنا اس کا خاص شغل تھا شعر و شاعری سے بھی خاص انس تھا۔ طبیعت میں عمدہ قسم کا مزاح بھی تھا۔ جس کی وجہ سے ہر مجلس کی رونق بڑھ جاتی تھی۔

احمدیت کے لئے اس کے دل میں بڑی غیرت تھی کوئی اعتراض ہوتا تو بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیتی۔ خواہ کسے کتنا ہی بُرا کیوں نہ لگے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تو بہت ہی محبت تھی۔ جب کبھی گفتگو ہوتی تو بھائیوں کو کہتی کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے المصلح الموعود جیسی عظیم الشان شخصیت کو پایا ہے۔ ان کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ مرحومہ کے شوہر کے تمام عزیز و اقارب چونکہ غیر احمدی ہیں اسلئے ان سے عموماً گفتگو ہوتی اعلیٰ اخلاق سے ان کو گرویدہ کرتی انہیں مطالعہ کے لئے کتب دیتی۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوششوں کو بار آور کرے۔

قربانی کا جذبہ رکھتی تھی۔ جب بھی کوئی ہنگامی چندہ کی تحریک ہوئی فوراً وعدہ لکھا دیا۔ اور رقم ملتے ہی پہلے وعدہ پورا کرتی۔ اخبارات اور رسائل خرید کر پڑھنے کی عادت تھی تا کہ اشاعت میں ترقی ہو۔ جس وقت زیر تعمیر مسجد احمدیہ راولپنڈی سے پہلی عمارت گرائی گئی۔ اور ڈیڑھ سال کا عرصہ ہمارا مکان ہر قسم کے جماعتی کاموں کے لئے ایک قسم کا وقف ہو گیا تا کہ جمعہ کی نماز کے علاوہ پنجوقتہ نمازیں۔ درس و تدریس اور جماعتی تقریبات ہو سکیں۔ تو طاہرہ ذکیہ نے اسے بہت ہی پسند کیا۔ اس کے ابا جان گھر میں اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا شکر کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ثواب کا ایک موقع پیدا کیا ہے۔ یہ سعادت محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوئی ہے کہ ہزاروں افراد ہمارے گھر میں جمع ہو کر خدا سے دعائیں کرتے اور خدائی فضلوں اور برکتوں کو تلاش کرتے ہیں۔ شاید اسی کے طفیل اللہ تعالیٰ ہمیں بخش دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے۔ یہ باتیں سن کر بیمار طاہرہ اپنے ابا کی پُر زور تائید کرتی اور یوں معلوم ہوتا شاید یہی اس کے دل کی آواز تھی۔ جمعہ کے روز تمام کمروں کو خالی کر دینا خاص وقت طلب کام ہوتا تھا اور ایک بیمار کے لئے بظاہر تکلیف کا باعث تھا مگر طاہرہ یہ سب کچھ بخوشی برداشت کرتی۔ متواتر ڈیڑھ سال آنے والی عورتوں

(باقی صفحہ ۶ پر)

وصولی چندہ وقف جدید

سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرمادیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم شیخ مبارک علی صاحب لائلپور ۵۰۰/-
عبدالحمید خانصاحب چک ۷ وام جھنگ ۳/-
علی محمد خاں صاحب " ۱۲-۲۵
شیخ مختار احمد صاحب سوداگر چرم
خیرپور ڈادو ۲۲-۰۰
غلام نادر صاحب ظفر آباد سندھ ۶-۰۰
منظور احمد صاحب گوٹھ نذیر احمد
چھمبڑ سندھ ۶-۰۰
محمد نواز صاحب گوٹھ غلام رسول (بلاتفصیل) ۵۳-۲۵
محمد صدیق صاحب محمد نگر لاہور ۴-۷۵
مستری عبداللہ صاحب چک ۶۳ جڑانوالہ ۶-۳
عزیزان " " ۵-۰۰
چوہدری نواب الدین صاحب چک جھمرہ ۴-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب " ۶-۰۰
محمد شفیع صاحب چک ۳۳ سرگودھا ۶-۰۰
ابراہیم صاحب چک ۲۹۷ لائلپور ۶-۰۰
شیخ محمد اکرام صاحب بہاولپور ۶-۰۰
خواجہ عبدالعزیز صاحب گہولا وڑکاں
(بلاتفصیل) ۱۴-۵۰
حشمت علی صاحب پاک پتن ۶-۰۰
ملک ریاض احمد صاحب گوبند پورہ لائلپور ۶-۵۰
اہلیہ صاحبہ شیخ رشید احمد مظفر " ۲۴-۰۰
رانا منظور احمد صاحب " ۳-۲۵
سعید احمد خانصاحب " ۷-۰۰
چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ ۲۲-۰۰
قاضی بشیر احمد صاحب " ۸-۰۰
اہلیہ صاحبہ " ۷-۰۰
ڈاکٹر عمر دین صاحب " ۴-۰۰
منشی محمد الدین صاحب " ۵-۰۰
شیخ نکودار احمد صاحب " ۶-۱۹
اہلیہ صاحبہ " " ۶-۱۹
شیخ اسلام الدین صاحب پسرور ۶-۱۹
بشریٰ صاحبہ بنت " ۶-۱۹
امۃ المنیر صاحبہ " ۶-۱۹
چوہدری محمد علی صاحب ایم اے ربوہ ۶-۲۵
میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد ۱۵-۰۰
ملک گل بشیر خانصاحب " ۴-۰۰
نواب بی بی صاحبہ دانہ زید کا ۴-۰۰
فضل احمد صاحب " ۱۰-۰۰
اہلیہ صاحبہ " ۵-۰۰
ثروت احمد صاحب رسالپور ۵-۰۰
احمد یار خانصاحب پیلو وینس سرگودھا ۱۲-۰۰
فتح خانصاحب " ۱۲-۰۰
سید عبدالغنی شاہ صاحب
فیکٹری ایریا ربوہ ۲۰-۰۰

ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب نوگرلی ۶-۰۰
قریشی اللہ دتا صاحب " ۶-۰۰
چوہدری قاسم علی صاحب ۶-۰۰
غلام حسین صاحب شتابی ڈیرہ غازیخان ۶-۳۷
محمد صدیق صاحب واہ کینٹ ۷-۷۵
ملک دوست محمد صاحب بہاونگر ۶-۲۵
چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نواب شاہ ۷-۵۰
اہلیہ صاحبہ " ۷-۰۰
غلام محمد صاحب پرچون گنج لاہور
(بلاتفصیل) ۲۳-۰۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
حیدرآباد ۶-۰۰
ڈاکٹر شریف احمد صاحب
دندان ساز چنیوٹ ۱۵-۰۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بنگالی ربوہ ۵-۰۰
صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر
بیت المال ربوہ ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ نعمت اللہ صاحب حسن باڑہ ۶-۰۰
مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی گجرات ۴-۵۰
عبدالستار صاحب چک ۳۴۵ لائلپور ۶-۰۰
محمود احمد صاحب منجانب جماعت چک
۹۱/۸ محمود آباد خانیوال (بلاتفصیل) ۳۷-۲۶
اے ایچ ایم علی انور ضلع میمن سنگھ ۶-۵۰
سلطان احمد صاحب ظفر کوئٹہ ۱۰-۲۵
انجمن آرا بیگم صاحبہ خیر لاج مری ۶-۰۰
قاضی شریف احمد صاحب پوسٹل کلرک ملتان ۶-۱۹
اہلیہ صاحبہ مجید احمد [illegible] ہسپتال لاہور ۶-۰۰
کمال الدین صاحب چک ۱۰۷ لائلپور ۶-۰۰
چوہدری محمد اسلم صاحب جہور ضلع سیالکوٹ ۷-۵۰
اہلیہ صاحبہ " " ۷-۵۰
بچگان " " ۱۵-۰۰
شریف احمد صاحب " ۶-۰۰
مسرت آراء صاحبہ " ۳-۰۰
تاج الدین صاحب " ۶-۰۰
حیات محمد صاحب " ۳-۰۰
پیر محمد صاحب " ۳-۰۰
حسین بی بی صاحبہ " ۶-۶
بشریٰ شاہدہ صاحبہ " ۳-۰۰
عبدالرحمٰن صاحب حسیانہ لائلپور ۳-۰۰
عبداللہ خانصاحب " ۶-۰۰
جمعدار نعمت خانصاحب مانسہرہ ۶-۰۰
محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد
لاہور ۹-۶
محمد شریف صاحب
سلطان پورہ لاہور ۴-۰۰

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ڈسپنسری کا اجراء

زیر قیادت خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۱ء بروز جمعہ لنگرخانہ نمبر ۲ نزد غلہ منڈی ربوہ میں ایک ڈسپنسری کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ ڈسپنسری سردست ۶ سے ۷ بجے شام تک کھلا کرے گی۔ اور اس میں مندرجہ ذیل عملہ رضاکارانہ طور پر خدمت بجا لائے گا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں ان احباب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ وہاں اس خدمت میں ان کو استقامت اور مداومت بھی بخشے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب۔ انچارج ڈسپنسری
مکرم حمید احمد صاحب اختر المنار گولبازار ربوہ۔ کمپوڈر
مکرم سید رفیق احمد صاحب کارکن دفتر آبادی تحریک جدید۔ والنٹیر برائے متفرق امور

نیز اس محلہ کی مجلس خدام الاحمدیہ بھی دعا کی مستحق ہے جس نے مکرم مہتمم صاحب مقامی کی زیر ہدایت ابتدائی امور کی انجام دہی میں ذوق شوق سے ہاتھ بٹایا اور احباب یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بے سرو سامانی کے ساتھ شروع کی جانے والی ڈسپنسری میں اس قدر مداومت بخشے کہ فیض رسانی میں یہ ڈسپنسری اپنی مثال آپ بن جائے۔

(قائمقام قائد خدمت خلق ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیدار ۳۰ راپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نام جماعت و ضلع

خیرپور (سندھ)
عبدالعزیز صاحب۔ پریذیڈنٹ
سعید احمد صاحب بٹ۔ سیکرٹری مال

سید والہ ضلع شیخوپورہ
میاں شیر محمد صاحب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد
میاں بشیر احمد صاحب۔ " امور عامہ

چک ۹/۱ ضلع گجرات
میجر محمد یوسف صاحب۔ پریذیڈنٹ
لیفٹیننٹ شیر محمد صاحب۔ سیکرٹری مال

نام جماعت ضلع

واہ کینٹ ضلع راولپنڈی
سرفراز علی صاحب۔ سیکرٹری مال

مجوکہ ضلع سرگودھا
ملک نادر محمد صاحب۔ سیکرٹری مال

لارنس پور ضلع کیمبلپور
حفیظ احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کا اجراء

مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ امسال گھٹیالیاں میں ہائر سیکنڈری سکول جاری ہو رہا ہے۔ ایف اے کی کلاسز موسمی تعطیلات کے بعد جاری ہونگی انشاء اللہ یہ خبر احباب جماعت کے لئے خوشی کا باعث ہوگی۔ لیکن اس اقدام سے احباب جماعت کا فرض بڑھ جاتا ہے کہ وہ اس قومی ادارہ کی اعانت فرماویں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو داخل کروائیں۔ اور ہائر سیکنڈری سکول کو کامیاب بنائیں۔ اس ادارہ کی مالی ضروریات بھی زیادہ ہو گئی ہیں۔ مخیر احباب اپنی استطاعت کے مطابق اس ادارہ کی مالی ضروریات کے پیش نظر مالی امداد فرماویں۔ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب نے پانچ ہزار روپیہ نقد ادا فرمایا ہے اور وعدہ کی بقیہ رقم بھی عنقریب ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس ادارہ کی کامیابی کے لئے دعا بھی فرماویں۔ اور حسب استطاعت مالی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ ایسی امدادی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد کالج گھٹیالیاں آنی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز عبدالحق ناصر سابق درویش حال منٹگمری عرصہ ۳ ماہ سے اعصابی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہے۔ اب ایک ہفتہ سے خونی پیچش کی وجہ سے بہت تکلیف ہے احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(ماسٹر عبدالمجید گلی غلام حیدر گوجرانوالہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۲۴: میں ملک بشیر احمد ولد ملک عزیز احمد صاحب قوم اعوان پیشہ کاروبار عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۷/K/۲ کمرشل ایریا ناظم آباد ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں کاروبار کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد اوسطاً مبلغ ۵۰۰/- روپے ہوتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد ملک بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد ملک عزیز احمد ریٹائرڈ ایس ڈی او۔ لیبرہ لائنز کراچی ۱۸ وصیت ۲۳۹۱ والد موصی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۵: میں راشدہ ملک زوجہ ملک بشیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۷/K/۱ کمرشل ایریا ناظم آباد ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر بذمہ خاوند ۳۵۰۰/- روپیہ ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) نیکلس طلائی تین عدد وزن ۳ تولہ (۲) نگوں طلائی دو جوڑی وزن ۴ تولہ (۳) بندے طلائی ایک عدد وزن چار تولہ (۴) انگوٹھیاں طلائی پانچ عدد وزن ۲ تولہ (۵) ٹاپس طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ (۶) چوڑیاں طلائی ۵ عدد وزن ۷ تولہ جملہ وزن ۲۶ تولہ قیمت ۳۲۰۰/- روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ راشدہ ملک۔ گواہ شد۔ ملک بشیر احمد عفی عنہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۱۲۶: میں شیخ گلزار محمد ولد شیخ لعل محمد قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن ۲۰۶ پاکستان کوارٹرس لارنس روڈ ڈاکخانہ کراچی ۳ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۱۲۵/- روپے ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۵ مئی ۱۹۶۱ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: شیخ گلزار محمد بقلم خود گواہ شد: محمد احمد مبشر۔ ناظم تحریک جدید و وقف جدید۔ جائزہ و تجنید اور وصایا مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد۔ مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۷: میں چوہدری صفدر علی خان اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس ولد چوہدری محمد طفیل صاحب قوم راجپوت بھٹی۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/F آسلام باغ پولیس ہیڈکوارٹر ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۰۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۷ مئی ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: صفدر علی خاں بقلم خود گواہ شد: جلال الدین ڈاکٹر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی حلقہ جنوبی گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۲۷: میں نصرت بیگم زوجہ عبدالعزیز صاحب شاد قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپیہ (۲) نقد روپیہ ۲۹۰/- اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ اور نہ کوئی زیور ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف سید عبدالسلام معلم وقف جدید ۲۶/۶/۶۰

الامۃ: بقلم خود نصرت بیگم گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ۲۶/۶/۶۰ گواہ شد: بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۲۶/۶/۶۰

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کی بڑی ہمشیرہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ تمام احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(محمد امین صدر جماعت احمدیہ بنوں)

(۲) بندہ نے بی اے کا، اور میرے بڑے بھائی چوہدری عبدالرشید صاحب نے لنڈن اکاؤنٹس کا امتحان دیا ہے۔ نیز خاکسار کے خالہ زاد بھائی شیخ رفیق احمد نے بی۔ ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب ہم تینوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

"الفضل" سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا تفصیلی نتیجہ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
امۃ الوحید	۴۵۲	سیکنڈ
رفیقہ بیگم	۵۸۸	"
امۃ الحلیم	۴۴۲	تھرڈ
امۃ الرشید اختر	۴۸۸	سیکنڈ
امۃ الحکیم	۴۲۷	تھرڈ
بشریٰ نسرین	۳۳۹	"
امۃ العزیز	۵۱۷	سیکنڈ
شاہدہ نسرین	۵۱۹	"
طاہرہ روحی	۵۱۰	"
مبارکہ آفتاب	۶۷۹	فرسٹ
شمیم طاہرہ	۵۶۶	سیکنڈ
امۃ الشفیع	۳۷۲	تھرڈ
امۃ الحلیم	۴۵۶	سیکنڈ
منیبہ	۳۷۶	تھرڈ
فیروزہ فائزہ	۷۷۰	فرسٹ
امینہ بیگم	۳۵۰	تھرڈ
امۃ الجمیل	۵۵۵	سیکنڈ
صالحہ یاسمین	۵۲۳	"
ثریا	۴۱۹	تھرڈ
بشریٰ پروین	۳۰۹	"
محمودہ بیگم	۳۰۲	"
سعیدہ اختر	۳۵۵	"
امۃ القدوس	۴۲۴	"
امۃ الشفیع	۴۷۷	سیکنڈ
تسنیم	۶۳۹	فرسٹ
فرخندہ اختر	۵۴۰	سیکنڈ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
نعیمہ اختر	۴۳۵	تھرڈ
سعیدہ اختر	۴۲۹	"
ممتاز بیگم	۴۳۵	"
امۃ الحفیظ	۵۳۰	سیکنڈ
لطیفہ فردوس	۴۶۶	"
زبیدہ بیگم	۵۳۶	"
فرحت پروین	۳۳۳	تھرڈ
صادقہ صدیقہ	۴۵۵	سیکنڈ
حمیدہ بیگم	۴۷۵	"
عابدہ سلطانہ	۴۹۷	"
ساجدہ مبشرہ	۶۱۴	فرسٹ

آہ میری بیٹی طاہرہ ذکیہ

بقیہ صفحہ ۳

بچوں کو خندہ پیشانی سے ملتی رہی۔ وہ باوجود شدید علالت کے کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائی۔ جماعت کا ہر فرد اس کے لئے دعاگو ہے کہ اے خدا جس طرح انہوں نے تیری خوشنودی کیلئے جگہ دی تو بھی ان کی بچی کو جنت الفردوس میں اچھا گھر عطا کر۔ اے اللہ میری محبوب بیٹی کیلئے تو ایسا ہی کر۔ یہ اسکی نیکی بہت معمولی تھی مگر تو بندہ نواز ہے اسے قبول کر کے ہمارے غمگین دلوں کی تسکین کا سامان کر دے۔

میں جماعت راولپنڈی کے تمام افراد کی بہت ہی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بڑی محبت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہر قسم کا تعاون فرمایا ہے۔ مربیان سلسلہ راولپنڈی اور مقامی امیر صاحب اور ان کی مجلس عاملہ اور دیگر احباب نے ہماری بڑی امداد کی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ممبرات لجنہ راولپنڈی کی بھی ممنون ہوں کہ وہ بار بار تشریف لا کر ہمارے غمگین دلوں کی تسکین کا باعث ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

میں آخر میں سب بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مکرم میاں عطاء اللہ صاحب کی آنکھوں کا اپریشن کامیاب ہو جائے اور مرحومہ طاہرہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اس کے عزیز بچے فرید ساجد کو صحت و برکت والی لمبی زندگی عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

ڈالی اور ان کو کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کیا۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ یورپ اور امریکہ کی ترقی کو ہی سامنے رکھئے۔ آپ دیکھیں گے کہ ترقی کا ہر قدم جو ان اقوام نے اٹھایا ہے اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی بڑی شخصیت موجود رہی ہے۔ نظری طور پر ایک مدت سے دنیا کے دانشمند کمیونزم پر سوچتے چلے آئے تھے۔ مگر کوئی خاص نتیجہ پیدا نہ ہوا لیکن جب مارکس اور اس کے ساتھی اینجل نے اس تحریک کے لئے اپنی زندگیاں وقف اور اسکو ایک ٹھوس صورت میں پیش کیا تو وہ ایک موثر چیز بن گئی یہاں تک کہ لینن جیسی شخصیت نے اس کو روس میں عملی جامہ پہنایا۔ اگر کمیونزم کے پیچھے مارکس اور لینن جیسی شخصیتیں نہ ہوتیں تو کیا جو فروغ آج اس کو حاصل ہے وہ کبھی اس کو حاصل ہو سکتا تھا۔ اچھے خیالات بے شک بڑی طاقت رکھتے ہیں لیکن محض اچھے خیالوں سے دنیا میں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ جب تک ان خیالوں کو عمل کا جامہ پہنا کر نمونہ نہ پیش کیا جائے۔ کسی تحریک میں جو جان ہوتی ہے وہ ایک شخصیت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کوئی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی خواہ اس کی بنیاد کتنے ہی اچھے خیالات پر کیوں نہ ہو جب تک اس تحریک کا مجسمہ لوگوں کے سامنے موجود نہ ہو اور جو مولانا سلیمان ندوی کے الفاظ میں ان خیالات کا حامل اور عامل نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام انسان نمونہ کے محتاج ہیں اور وہ نمونہ انبیاء علیہم السلام کا وجود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ درختوں پر کلام الٰہی لکھا تا مگر اس نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور ان کی معرفت کلام الٰہی نازل فرمایا"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۸)

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کر کے ان کے ساتھ سلسلہ خلفاء کو بھی وابستہ کر دیا جو الٰہی تعلیم کو انبیاء علیہم السلام کے بعد جاری رکھیں اور اپنے نمونہ سے اپنے زمانہ کے لوگوں کو راہ راست پر لائیں۔ تاکہ دنیا پر کوئی وقت ایسا نہ ہو جب کوئی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو نظری طور پر اور عملی طور پر پھیلانے والا موجود نہ ہو۔ یہ جواب ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اگر انبیاء علیہم السلام کا آنا ضروری ہے تو ہر وقت کوئی نبی اللہ موجود ہونا چاہیئے۔ سلسلہ موسوی میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام تک تقریباً ایسا ہی رہا ہے۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسیہ اور کمال نبوت کا یہ تقاضا ہے کہ آپؐ کی نبوت قیامت تک رہے۔ اور کوئی نبی مبعوث نہ ہو جو آپکی قوت قدسیہ کا نتیجہ نہ ہو۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی سیرت کا نمونہ پیش نہ کرے۔ لانبی بعدی کا یہی مفہوم ہے۔ دوسرے لفظوں میں اب کوئی نبی نہیں آ سکتا جو ایک پہلو سے آپ کا امتی اور ایک پہلو سے نبی نہ ہو۔ اس نبوت کا مقام سمجھانے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی الفاظ مثل ظلی۔ بروزی۔ مجازی وغیرہ استعمال کئے ہیں جن سے بعض لوگوں نے دھوکا کھایا ہے۔ آپ کا اصل مقام "امتی نبی" کا ہے۔ باقی تمام الفاظ جو استعمال کئے گئے ہیں وہ اسی مقام کی تعریف کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ مقام صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے امتی ہی کو مل سکتا ہے یہ مقام آپؐ کے خاتم النبیینؐ ہونے کی صفت کا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر نعوذ باللہ آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو امتی نبی کا وجود بھی نہ ہوتا۔

حاصل کلام یہ کہ مذہب کی ترقی کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے "اسوہ حسنہ" کو ہی ذریعہ بتایا ہے اسی نے ہر صدی میں مجددین مبعوث فرمائے اور امت محمدیہ پر کوئی وقت ایسا نہیں آیا جب آنحضرت صلعم کا نمونہ اپنے کردار میں دکھانے والے موجود نہیں رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے دین کے حامل اور عامل ہو کر تبلیغ و اشاعت دین کا کام سرانجام دیتے چلے آئے ہیں اس لئے ان کی بیعت لازمی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ بیعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی زندگی عطا فرمائی ہے۔ تاکہ اسلام زندہ ہو۔ اور اب وہ ادارہ جو ہمارا دشمن نے تباہ کر کے رکھ دیا تھا دوبارہ فعال بن گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت ہے اور باوجود قلت میں ہونے کے دوسروں سے بڑھ کر قربانیاں کر رہی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴